ے نائیجیرین نیشنل پٹرولیم کارپوریشن (UNPC) میں حالیہ "قلعہ بندیوں" کے خاتمے کے لیے بھی کہا۔ جسے سی اے این مسلم شمال کی ایک ایسی فرم پر اجارہ داری میں توسیع خیال کرتی ہے جو ملک کے تقریباً تمام وسائل کی ذمہ داری ہے انہوں نے اسلامی کانفرنس کی تنظیم (OIC) میں نائیجیریا کی حیثیت کے بارے میں غیر مبہم سرکاری بیان کا بھی مطالبہ کیا۔ وفاقی حکومت کا موقف یہ ہے کہ نائیجیریا صرف مبصر کی حیثیت سے تنظیم میں شامل ہے۔ جبکہ یہ بات متنازعہ ہے کہ آیا نائیجیریا نے 1986ء کے اوائل میں تنظیم کی مکمل رکنیت کے لیے درخواست دی تھی یا نہیں۔ جنرل بابنگیدا، اگست 1985ء سے، جب سے وہ اقتدار میں آئے ہیں، متعدد بار اصرار کے ساتھ نائیجیریا کی لادینی حیثیت کے بارے میں یقین دلا چکے ہیں۔

آرک بشپ اکوگی نے الزام لگایا ہے کہ گذشتہ نومبر میں نئے نائیجیریائی دارالحکومت ربوجا میں اسلامی کانفرنس کی تنظیم اور ایک نئے گروپ "افریقہ آرگنائزیشن میں اسلام" کے درمیان ایک اجلاس کے بعد ایک مشترکہ بیان پر دستخط کئے گئے۔ جس کے مطابق اب نائیجیریا او آئی سی (OIC) کا مکمل ممبر بن چکا ہے لیکن حکومت کے ترجمان نے اس رپورٹ کی تردید کی ہے۔

گذشتہ اپریل کی ناکام بغاوت میں، باغیوں نے ایک ریڈیو براڈکاسٹ میں الزام لگایا کہ جنوبی نائیجیریا ان کے بقول مسلمانوں کی غلامی میں جکڑا ہوا ہے۔ انہوں نے پانچ مسلمان شمالی ریاستوں کو وفاق سے "کاٹنے" کا بھی اعلان کیا۔ وفادار نوجوانوں نے بغاوت کو کچل دیا۔ جس کے بارے میں یقین کیا جاتا ہے کہ یہ نائیجیریا کی تاریخ کی سب سے خون ریز بغاوت تھی۔ ابھی یہ بتانا حکومت کے ذمے ہے کہ اس بغاوت میں کتنے لوگ ہلاک ہوئے اور کتنے زخمی۔

(رپورٹ: اے پی ایس)

ایشیا

ملائیشیا: ملک کی "نسلی اقلیت" نشانے کی زد میں

ذیل میں گیری برمبلیو کی وہ رپورٹ درج کی جاتی ہے جو پلس کے حالیہ شمارے میں شائع ہوئی۔

ملائیشیا کی "اسمبلیز آف گاڈ (ASSAMBLIES OF GOD) اس ملک کا سب سے زیادہ

تیزی سے پھیلنے والا چرچ ہے۔ لیکن دنیا بھر کے ایونجلیکوں کی طرح اس کی تمام تر کامیابیاں اقلیتی لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ اسمبلیز آف گاڈ کے سابق جنرل سیکرٹری اور تیلوکنتان میں تامل بائیبل کالج کے انتظامی پرنسپل جریاہ ابیل کا کہنا ہے کہ ملائی نسل کی اکثریت تمام کی تمام مسلمان ہے اور ان میں عیسائیت کی تبلیغ پر پابندی عائد ہے۔ ابیل اس بات کی توثیق کرتا ہے کہ "ملائیوں میں کچھ کام ہورہا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی بہت سے مسائل جنم لے رہے ہیں"۔ اکتوبر 1987ء میں ملائیشیا کے اندرونی حفاظتی ایکٹ کے تحت کم از کم 106 عیسائیوں کو گرفتار کرلیا گیا۔ یہ ایکٹ کسی شخص کو "ملائیشیا کی سلامتی کے خلاف کسی بھی انداز میں کام کرنے" سے منع کرتا ہے۔ گرفتار ہونے والوں میں مبلغ یشوا جمال الدین بھی شامل تھے۔ جن پر "ملائیوں میں عیسائیت کی تبلیغ کے پروگرام میں ملوث ہونے "کا الزام لگایا گیا۔ یہ سب لوگ اب رہا ہو چکے ہیں۔ ابیل کہتا ہے "ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ بہت سے ملائی خفیہ طور پر عبادت کرتے ہیں۔ لیکن اسمبلیاں اور سٹیٹ کونسلیں ایسے قوانین منظور کررہی ہیں جن میں یہ کہا گیا ہے کہ ہم ملائیوں کا مذہب تبدیل نہیں کرسکتے۔" مذہبی رکاوٹ کے علاوہ سماجی پہلو بھی ملائیوں میں تبلیغ کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ ملائیوں کی ترجیحی حیثیت کو کینیڈا کے قدیم باشندوں سے تشبیہ دیتے ہوئے ابیل کہتا ہے کہ "حکومتی اور تعلیمی اسامیوں پر خصوصی مراعات سے صرف ملائی فیض یاب ہورہے ہیں" جس کے نتیجے میں 1969ء میں نسلی مسائل نے جنم لیا۔ آج بھی قانون کا تقاضا یہ ہے کہ حکومت کثیر النسلی ہو۔ جبکہ اس کے برعکس سیاست کی ریڑھ کی ہڈی ابھی تک ملائی ہی ہیں۔ ملائی نسل ملکی آبادی کا 59 فیصد ہیں۔ چینی لوگ 32 فیصد جبکہ شمالی انڈین یا انڈوملائی لوگوں کی تعداد 9 فیصد ہے۔

مسلمانوں کو عیسائی بنانے کی راہ میں حائل مشکلات میں اس وقت شدت پیدا ہوگئی جب حکومت نے ملائی بائیبل پر پابندی عائد کردی۔ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ حکام نے ترجمے پر قدغن لگادی۔ کیونکہ اس میں گاڈ (GOD) کے لیے اللہ کا لفظ اپنایا گیا تھا۔ جسے مسلمان بلا شرکت غیرے اپنے لیے برتنے کا دعویٰ کرتے ہیں اب بائیبل کا ملائی ترجمہ صرف چرچوں میں استعمال کیا جاسکتا ہے اور صرف بائیبل سوسائیٹیاں ہی انہیں بیچ سکتیں ہیں۔ ان رکاوٹوں کے باوجود آبیل کو یقین ہے کہ مسلمانوں میں کچھ نہ کچھ کام جاری رہے گا۔

اس نے بتایا "اس کے لیے قربانیاں دینی پڑیں گی۔ اذیتوں کا سامنا کرنا پڑے گا" اس کے خیال میں "دوسروں تک تبلیغ سب سے مؤثر ترین ذریعہ "نو عیسائی مسلمان "ہیں۔ لیکن

انہیں بہت ہی محتاط رہنا ہوگا" گذشتہ سال ملائیشیا کی پاہنگ سٹیٹ اسمبلی نے ایک قانون پاس کر کے مرتد ہوجانے یا دیگر مذاہب کی تبلیغ کرنے والے مسلمانوں کے لیے جبری کوڑوں کی سزاؤں کو جائز ٹھہرا دیا ہے۔ مجرموں کو 5 ہزار ملائیشی ڈالر جرمانہ یا ایک سال تک قید یا دونوں سزائیں ہوسکتی ہیں۔ جو مسلمان اپنے مذہب سے مرتد ہوں انہیں تین سال تک جیل کی سزا ہوسکتی ہے۔ ملائیشیا کے غیر ملائیوں میں اسمبلیز آف گاڈ کے 231 چرچ ہیں۔ اگرچہ اے او جی کے سب سے مضبوط چرچ انگریزی ہیں۔ لیکن ملائیشیا کی دوسری سرکردہ اقلیتوں تامل بولنے والے انڈو ملائیوں جو ہندو ہیں اور چینی بدھوں کی مادری زبانوں میں نئے پادریوں کو تربیت دی جا رہی ہے۔ آبیل کا کہنا ہے کہ ان زبانوں میں پادریوں کی تربیت پر جو زور دیا جا رہا ہے وہ قیادت تیار کرنے کے حالیہ پروگرام میں ایک نیا اضافہ ہے۔ جس کا اے او جی نے بڑے عرصے سے وعدہ کر رکھا تھا۔

آبیل نے یاد دلاتے ہوئے بتایا کہ 70ء کے اوائل میں جب مشنریوں کے ویزوں پر پابندیاں شروع ہوئیں تو اے او جی نے احساس کر لیا کہ قیادت قوی ہونی چاہیے اور اس نے قیادت کی تربیت پر پہلے سے کہیں زیادہ زور دینا شروع کر دیا۔ اس کے کچھ عرصے بعد تک مشنری دس سال تک قیام کی اجازت حاصل کر سکتے تھے لیکن آج کل مشنری ویزا تو تقریباً جاری ہی نہیں کیا جاتا۔

انہوں نے بتایا کہ اے او جی کی کامیابی کا راز بائیبل کالج ٹریننگ کا آغاز اور مقامی لوگوں کو ہراول چرچوں کے پاس بھیجنا ہے ہمارے پاس غیر ملکیوں کے جاری کردہ دو بائیبل کالج اور تین چرچ ہیں جبکہ مقامی لوگوں کے شروع کردہ مزید 203 چرچ ہیں۔ مسلمانوں کی تبلیغ کے برعکس شہروں میں عیسائی مشنریوں کا کام زیادہ پھلا پھولا ہے۔ اے او جی نے چرچ پیسہ اور حکمت عملی کے تحت ملائیشیا کے شہروں کو اپنا ہدف بنایا ہے اور انہیں پر ہجوم گلیوں میں حوصلہ افزا ردِ عمل دیکھنے کو ملا ہے۔ اس نے بتایا "ہمارے ہاں بہارو، ملاکارو اور کوالالمپور جیسے بڑے شہر ہیں۔ ہم سب سے پہلے بڑے شہروں میں جاتے ہیں اس کے بعد چھوٹوں کا رخ کرتے ہیں۔ شہروں میں خدا کی آزادانہ نقل و حرکت محسوس ہوتی ہے۔ ہمارے ہاں کچھ ایسے لوگ ہیں جو پر اسرار عقائد رکھتے ہیں۔ تعلیمات سے مبرّا جاہل لوگ ہیں۔ چنانچہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کے لیے بائیبل کی ٹھوس تعلیمات کا انتظام کیا جائے۔"